نمبر ۱۶ | مورخہ ۵ اگست ۱۹۳۰ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی شملہ سے تشریف آوری

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۳ اگست ساڑھے ۱۲ بجے کی گاڑی پر شملہ سے تشریف لائے ایک بہت بڑا مجمع اسٹیشن پر حضور کے استقبال کیلئے حاضر تھا۔ اسٹیشن پر ہی سب حاضرین سے حضور نے مصافحہ فرمایا حضور کے ہمراہ صرف مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے ناظر امور خارجہ آئے ہیں۔ باقی عملہ جو شملہ میں ساتھ تھا۔ وہیں ہے ؛

ایک احمدی بھائی کا قابل تعریف مالی ایثار

"الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں جناب ناظر صاحب تالیف و تصنیف کی طرف سے اعلان ہوا تھا کہ چونکہ بوجہ مالی مشکلات اس صیغہ کے بجٹ میں انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے نئے ایڈیشن کے خریدنے کی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ حالانکہ یہ بہت اہم اور مفید کتاب ہے۔ اس لئے کوئی ایک یا چند ذی مقدرت احباب مرکزی لائبریری کے لئے یہ کتاب خرید دیں ؛

جناب ناظر صاحب موصوف کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سلسلہ کے ایک مخلص دوست نے اس کتاب کی کل قیمت ساڑھے پانچ سو روپیہ یکمشت اپنے پاس سے ارسال فرما دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

چونکہ انہوں نے اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کیا۔ اس لئے احباب کو ان کے متعلق کوئی واقفیت بہم نہیں پہونچائی جا سکتی۔ البتہ یہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ ان کی دینی اور دنیوی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی جائے ؛

اخبار احمدیہ

ریویو آف ریلیجنز انگریزی

احباب کرام کو معلوم ہے کہ انگلستان میں خصوصاً و دیگر ممالک بیرونی میں عموماً دعوۃ و تبلیغ کے لئے ہماری طرف سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی لنڈن سے شائع ہوتا ہے۔ جس قدر اس کی اشاعت زیادہ ہوگی۔ اسی قدر ہم اپنے فرض تبلیغ سے سبکدوش ہونگے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ہمارے انگریزی دان اصحاب کی توجہ اس طرف بہت کم ہے۔ ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں۔ جو اس کے خریدار تک نہیں چہ جائیکہ دوسرے لوگوں میں اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشاں ہوں۔ کم از کم ہندوستان میں اس کے دو ہزار خریدار تو ہوں اور اگر ہمارے ذی مرتبت انگریزی دان احباب ایک منظم و مسلسل کوشش کریں۔ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس اپیل کے پڑھتے ہی مختلف جماعتوں کے احباب اس بارے میں اپنی اپنی کوشش شروع کر کے اس کے نتائج سے اطلاع دینگے۔ تا اخبار میں ان کا ذکر کیا جائے۔ اپنے خرچ پر یورپ میں کسی لائبریری کے نام رسالہ جاری کرانا بھی ایک کار خیر ہے۔ جس میں ذی استطاعت اصحاب کو ضرور حصہ لینا چاہیئے۔ اور کوئی ایسا احمدی نہیں ہونا چاہیئے۔ جو رسالہ کو سمجھ سکتا ہو۔ اور وہ اس کا خریدار نہ ہو۔ اس وقت بے توجہی سے رسالہ کی خریداری اتنی کم ہے۔ کہ اس تعداد کا ذکر کرتے بھی شرم آتی ہے۔ اور اس کی طبع و اشاعت کے خرچ کا بار بھی لنڈن مشن پر پڑ رہا ہے۔ پس برادران جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اپنا فرض محسوس کریں۔ اول خود خریدار بنیں۔ پھر ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں۔ اور جن خریداروں کے ذمے ریویو کا چندہ سالانہ ہے۔ وہ ادا فرمائیں ؛:

مہتمم طبع و اشاعت قادیان

اعلان نکاح

(۱) ۲۳ جولائی ۱۹۳۰ء کو میاں برکت علی خان صاحب احمدی ولد چوہدری روشن خان صاحب ساکن ڈاں پنڈ ضلع لاہور حال عربک ٹیچر ڈی۔ بی مڈل اسکول اہروان ضلع حصار کا نکاح بعوض پانچسو روپیہ مہر سماۃ کنیز فاطمہ بنت میاں احمد حسین صاحب احمدی ساکن قصبہ میراں پور ضلع شاہجہانپور کے ساتھ مولوی جلال الدین صاحب مبلغ اضلاع یو۔ پی نے مجمع عام میں پڑھا۔ احباب سے التماس ہے کہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے حق میں یہ رشتہ مبارک کرے ؛:

خاکسار محمد عزیز اللہ خان قصبہ میراں پور

۲۔ مستری نذیر احمد صاحب احمدی ساکن گل والہ ضلع گوجرانوالہ کا نکاح ۱۵۔ جولائی ۱۹۳۰ء حسین بی بی بنت مستری امام الدین صاحب سے بعوض ایک ہزار روپیہ نقد مہر علاوہ زیورات کے جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے مسجد جماعت احمدیہ ترگڑی میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو فریقین کے لئے بابرکت بنائے ؛:

خاکسار مرزا محمد حسین سکرٹری جماعت احمدیہ ترگڑی

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ تاہنوز بیمار ہے۔ گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے۔ مگر چونکہ تپ ابھی پورے طور پر دور نہیں ہوا۔ اس لئے ملتمس ہوں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد ابراہیم۔ بقا پوری

۲۔ میرا لڑکا بشیر احمد تپ محرقہ سے بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام قادر سکرٹری انجمن احمدیہ بنگلور

۳۔ مولوی عبد اللہ صاحب احمدی جو تین سو تیرہ اصحاب میں سے تھے۔ ان کا بڑا بیٹا محمد عمر بیمار ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ خاکسار فضل حق احمدی از چک ۳۴ ۔

۴۔ میرا بچہ لال بیگ اور میری اہلیہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ مرزا محمد بیگ وڈالہ سندھواں

۵۔ بندہ نے بفضل خداوند کریم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کر لی ہے۔ جس سے میری سخت مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ اور میرے گاؤں کے ایک سفید پوش صاحب نے مجھے بے سرو سامان گاؤں سے نکال دیا ہے۔ تمام احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری تکالیف و مصائب کو دور فرما کر مجھے استقامت اور صبر جمیل عطا فرمائے

خاکسار۔ محمد امیر۔ میراں پور ضلع شیخوپورہ

ولادت

(۱) شیخ عبید اللہ صاحب کلرک دفتر پوسٹ ماسٹر جنرل کے ہاں خدا تعالیٰ نے ۲۹ جولائی کو فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولود کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اُسے باعمر، با اقبال۔ خادم دین اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ خاکسار فضل الرحمن حکیم سابق مبلغ افریقہ

(۲)۔ میرے عزیز دوست نذیر احمد ولد بابو اعجاز حسین صاحب امیر جماعت دہلی کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد الرحمن مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

۳۔ کئی بچوں کے مرنے کے بعد مجھے اولاد کی طرف سے مایوسی ہوگئی تھی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعا کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ۳۔ جولائی ۱۹۳۰ء لڑکا عطا فرمایا۔ جس کا نام حضور اقدس نے عبد الحی تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدائے کریم اُس کو لمبی عمر دے۔ اور نیک سیرت اور خادم دین بنائے نیاز مند محمد عبد الحفیظ احمدی تحصیل کرہل ضلع مین پوری

۴ مجھے خداوند کریم نے اپنے فضل سے اور حضرت صاحب کی دعاؤں کے طفیل ۲۳۔ جولائی ۱۹۳۰ء پندرہ سال کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جملہ احباب اس کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے واسطے دعا فرمائیں۔ رحمت اللہ ڈپٹی رینجر دواتہ ضلع ہزارہ

جنازہ غائب

میری بیوی کا ایسے مقام پر انتقال ہوا ہے جہاں کوئی احمدی موجود نہ تھا۔ جتّے کر میں بھی نہیں تھا۔ احباب مہربانی فرما کر مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار عبد العلی خاں احمدی قصبہ بودہ ضلع اناؤ

دعائے مغفرت

میرا بچہ مبارک احمد ۱۴۔ جولائی ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوستوں سے عرض ہے۔ کہ صبر جمیل اور نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار احمد اللہ خاں ایبٹ آباد

ایک غلط فہمی کا ازالہ

مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۰ء کے اخبار الفضل کے دوسرے صفحہ پر میرے نواسہ چوہدری محمد فضل خاں نے اپنے سلسلۂ ملازمت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کی ہے اس سے احباب کو میرے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے۔ احباب میرے عزیز مذکور الصدر صاحب کے لئے اس بارہ میں دعا فرمائیں۔ راقم خاکسار مولوی محمد فضل خان چنگوی ؛:

باغ خیال

اس نام سے قریباً چار سو صفحہ کی ایک ضخیم کتاب لالہ دیوان چند صاحب گڈھوک ساکن بھون۔ ضلع جہلم کی مرتبہ گیلانی پریس لاہور نے شائع کی ہے۔ جس میں متعدد مشہور اور مستند شعرا سابق و حال کے کلام میں سے ساڑھے سات ہزار کے قریب اشعار مختلف عنوانوں کے ماتحت جمع کر دئے گئے ہیں۔ کتاب اپنے رنگ میں نرالی اور عمدہ جدت لئے ہوئے ہے۔ اور جو لوگ اپنی تحریر و تقریر میں مناسب موقع و محل اشعار پیش کرنے کے شائق ہیں۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ یوں بھی الگ الگ موضوع پر مختلف قادر الکلام شاعروں کے اشعار کا مطالعہ ہر صاحب ذوق کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ کتاب عمدہ لکھائی

رپورٹ تشخیص چندہ جماعت قادیان

جماعت قادیان کا بجٹ فارم منشی محمد الدین صاحب فنانشل سیکرٹری لوکل انجمن نے بڑی محنت اور جانفشانی سے تیار کرکے ٹھیک وقت پر بیت المال میں پہونچا دیا ہے۔

قادیان میں دو قسم کے دوست رہتے ہیں۔ ایک تو وہ جو صدر انجمن احمدیہ کے مختلف صیغہ جات اور دفاتر میں بحیثیت کارکن کام کرتے ہیں۔ ان کا چندہ باقاعدہ بلوں سے وضع ہو جاتا ہے۔ ان کے چندہ کی وصولی میں لوکل جماعت کے عہدیداران کو کوئی کام نہیں کرنا پڑتا۔ تاہم ان کا بجٹ بھی تیار کیا گیا ہے۔ تاکہ لوکل جماعت کا کل چندہ صحیح طور پر معلوم ہو سکے۔ دوسرے وہ دوست ہیں۔ جو انجمن کے کارکن نہیں ان کی آمدنی کے ذرایع مختلف ہیں۔ مثلاً تجارت۔ اہل حرفہ و فن۔ دیگر پرائیویٹ و سرکاری ملازمین وغیرہ۔ ان کے چندوں کی وصولی کی مکمل ذمہ واری لوکل انجمن پر ہے۔ ان کے چندوں کی وصولی کے لئے فنانشل سکرٹری اور ان کے مددگار خاص طور پر کوشش کرتے ہیں۔ بیت المال ان سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ امید ہے۔ یہ دوست مرکز کی اہمیت کو برقرار رکھنے کے لئے زیادہ تندہی سے کام کرینگے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

کارکنوں کے فارم تشخیص چندہ میں ۲۱۰ نام درج ہیں۔ جن میں سے ۹۵ دوست موصی ہیں۔ اور باقاعدہ اپنی آمدنی پر ۱/۳، ۱/۴، ۱/۵، ۱/۸ وصیت کا چندہ ادا کرتے ہیں۔ ۸۰ دوست ۱/۱۶ حصہ چندہ عام ادا کرتے ہیں۔ کچھ دوست شرح سے کم چندہ دیتے ہیں۔ شرح سے کم دینے والے سب کے سب قلیل تنخواہیں پاتے ہیں۔ مثلاً چپراسی۔ نانبائی۔ باورچی۔ چوکیدار۔ سقہ وغیرہ۔ ان سے بھی باشرح چندہ وصول کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ امید ہے۔ کہ وہ اپنے چندے باشرح کر دینگے۔

جن دوستوں نے تاحال وصیت نہیں کی۔ ان سے بھی میں پرزور درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ وصیت کریں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کو مومن کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ قادیان میں رہ کر بہشتی مقبرہ سے محروم ہونا نہایت ہی افسوس کی بات ہے۔ موت کا وقت معلوم نہیں اس لئے جو گھڑی ملتی ہے۔ اسے غنیمت سمجھو۔ اور اس سے فائدہ اٹھا کر وصیت کرکے خدا کا قرب حاصل کرو۔

کارکنوں کا سالانہ چندہ عام و حصہ وصیت ۱۰۸۰۷/۱۱ تشخیص ہوا ہے۔ لیکن یہ امید کرتے ہوئے کہ جو دوست بے شرح چندہ دے رہے ہیں۔ وہ باشرح دینگے۔ سالانہ چندہ -/۱۱۰۰۰ مقرر کیا جاتا ہے۔ اگر دوست وصیتوں کی طرف توجہ کریں۔ تو اس سے بھی زیادہ چندہ ہو سکتا ہے۔

غیر کارکنوں کے بجٹ فارم میں ۳۰۷ نام درج ہیں۔ ان میں ستر (۷۰) دوستوں کی وصیت ہے۔ جو باقاعدہ حصہ وصیت ادا کرتے ہیں۔ اور ۵۷ دوست باشرح چندہ ۱/۱۶ حصہ ادا کرتے ہیں۔ ۵۰ دوست باشرح چندہ ادا نہیں کرتے۔ بعض ۱ر فی روپیہ اور بعض ۔ر فی روپیہ کی شرح سے دیتے ہیں۔ ۳۵ دوستوں کی آمد درج نہیں۔ لیکن چندہ درج ہے۔ اگر ان کی آمد تشخیص کرکے باشرح چندہ لیا جائے۔ تو بہت زیادہ چندہ وصول ہو سکتا ہے۔ ان میں ایسے دوست بھی ہیں۔ جن کی واقعہ میں کوئی آمد نہیں۔ بلکہ دوسروں کی امداد پر گذارہ ہے۔ ۱۰ دوست ایسے ہیں۔ جن کی نہ آمد درج ہے۔ اور نہ چندہ درج ہے۔ ان کے متعلق نوٹ ہے۔ کہ ان کی کوئی آمد نہیں۔ اس لئے چندہ نہیں دے سکتے۔ قادیان کی مستورات کا وعدہ ۷۶۰ درج ہے۔ یہ چندہ بہت کم ہے۔ لجنہ اماء اللہ اگر اس طرف توجہ کرے۔ تو اس میں کافی ایزادی ہونے کی امید ہے۔ کم ازکم -/۱۵۰۰ روپیہ سالانہ ہونا چاہیئے۔ لجنہ اماء اللہ کی کارپردازوں سے امید ہے۔ کہ وہ یہ رقم سال کے آخر تک پوری کر دینگی۔ قریباً ۷۰ دوست ایسے ہیں۔ جن کی مستقل رہائش تو قادیان میں ہے۔ لیکن بسلسلہ ملازمت یا تجارت وغیرہ قادیان سے باہر رہتے ہیں۔ اور اپنا چندہ بھی بیرونی جماعتوں کے ذریعہ ادا کرتے ہیں۔

بجٹ فارم میں چندہ عام حصہ وصیت و چندہ مستورات میں -/۵۵۲۱ کا وعدہ درج ہے۔ جو ۵۰ دوست بے شرح چندہ دیتے ہیں۔ ان سے شرح کے مطابق وصول کیا جائے۔ تو ۵۸۵/۴۴ کی ایزادی ہو سکتی ہے۔ اور مستورات سے بجائے ۷۶۰ کے -/۱۵۰۰ وصول کرنے کا انتظام کیا جائے۔ تو ۷۴۰ کی ایزادی ہو کر کل ایزادی ۱۳۲۵/۱۲ ہوتی ہے۔ اس طرح قادیان کے دیگر احباب کا بجٹ -/۶۸۵۰ مقرر کیا جاتا ہے۔ اس میں کارکنوں کا بجٹ -/۱۱۰۰۰ شامل کرنے سے کل قادیان کا بجٹ -/۱۷۸۵۰ بنتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے کامیابی کی امید کرتے ہوئے قادیان کا بجٹ -/۱۷۸۵۰ مقرر کیا جاتا ہے۔ لوکل جماعت کے عہدیداران سے درخواست ہے۔ کہ وہ زیادہ تندہی سے کام کریں۔ اور اپنے حصہ کا بجٹ -/۶۸۵۰ سال کے آخر تک پورا کر دیں۔ اس کے لئے جو محنت اور کوشش کرینگے۔ اس کا اجر اللہ تعالیٰ ہی بہتر عطا فرمائیگا۔

تشخیص چندہ کے کام میں فنانشل سکرٹری صاحب کی مولوی مصباح الدین صاحب۔ مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب پنشنر۔ ملک نورالدین صاحب۔ منشی عبدالخالق صاحب مولوی فضل الٰہی صاحب۔ شیخ نورالدین صاحب۔ خواجہ معین الدین صاحب نے مدد کی۔ ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بیش از پیش خدمت دین کا موقعہ عطا کرے۔

قادیان کے کارکنان کے علاوہ موصی حضرات کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی مالی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ (ناظر بیت المال۔ قادیان)

ملازمت کے لئے ایک اچھا موقع

محکمہ ملٹری اکونٹس حلقہ شمالی میں بہت سی اسامیاں پُر ہونیوالی ہیں۔ ان کے لئے ایک داخلہ کا امتحان یکم ستمبر ۳۰ء سے بمقام راولپنڈی منعقد ہوگا جس میں انٹرنس پاس۔ ایف۔ اے۔ پاس اور بی۔ اے ہر قسم کے طالب علم شریک کئے جائینگے۔ یہ اسامیاں ترقی کے لئے بڑی گنجائش اپنے اندر رکھتی ہیں۔ چنانچہ عام سکیل بحقیق سے شروع ہوکر ۵/۱۱۰۔۱۷۰۔ اور ۲۰۰ تک ہے۔ خاص قابلیت کی صورت میں ۲۵۰ تک ترقی مل سکتی ہے۔ صرف وہ امیدوار لئے جائینگے (۱) جن کی عمر ۱۸ تا ۲۵ سال کے اندر ہو۔ (۲) جن کے پاس نیک چلنی کا سارٹیفیکیٹ کم سے کم دو معزز اشخاص کی طرف سے ہو۔ (۳) علمی قابلیت میں جو درجہ پاس کیا ہے۔ اس کے سرٹیفیکیٹ کی نقل یا حوالہ درخواست کے ساتھ ہو۔

امتحان تین روز تک حسب ذیل مضامین اور اوقات میں ہوگا۔

یکم ستمبر ۳۰ء ۱۱ بجے تا ۱۲ بجے۔ (۱) انگریزی اس میں خوشخطی وغیرہ آجائیگی
۲ " " ۱۰ " تا ۱ بجے۔ انگریزی سے انگریزی چٹھیاں لکھنا۔
" " " ۲ بجے تا ۵ بجے تک۔ حساب (انٹرنس کے درجہ تک کا)
۳ " " ۱۰ " تا ۱ بجے تک۔ ابتدائی بک کیپنگ مصنفہ بال اور کملٹن
۲ بجے " انگریزی گفتگو

نوٹ:۔ جو امیدوار درخواست بھیجنا چاہیں۔ وہ درخواست لکھکر ہمارے پاس بھیجدیں۔ اور ساتھ ہی مقامی جماعت کے سکرٹری یا امیر یا پریزیڈنٹ کی تصدیق اپنی نیک چلنی کے متعلق بھی ارسال کریں۔

اقتباسات

کانگریسی مسلمان

کانگریسی ہمیشہ دعویٰ کیا کرتے ہیں۔ کہ اس تحریک میں مسلمان بھی اُن کے ساتھ ہیں۔ - - - -

- - - - - - - - -

بڑے بڑے اہروانی مسلمان کارکُن تو پان پان سو۔ دو دو سو۔ ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار لیتے ہیں۔ اور اس لئے کانگرس میں شریک ہیں۔ لیکن بے شمار ایسے بھی ہیں۔ جنھوں نے کانگرس کے دسترخوان پر صرف ایک دو وقت کا کھانا کھایا۔ اور اس کے بعد حضور ملک معظم کے "مہمان" ہو گئے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے متعلق جب اخباروں میں لکھا گیا۔ کہ وہ کانگرس کا دیا ہوا روپیہ کھاتے ہیں۔ تو آپ نے اپنی ایک تقریر میں کہا۔ کہ اگر میں کانگرس کا روپیہ کھاتا ہوں۔ تو کیا ہے؟ خود رسول اللہؐ بھی پبلک کا روپیہ کھاتے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! یہ اس شخص کی بیباکی کا حال ہے۔ جو اپنے آپ کو عالم دین کہتا ہے۔ نعوذ باللہ من شر ورآفات اللسان!

سید عطاء اللہ شاہ کے متعلق یہ بیان کوئی ایک مہینے سے اخباروں میں شائع ہو رہا ہے۔ لیکن نہ سید صاحب نے اس کی تردید کی۔ نہ ان کے کسی مداح نے اس کی صحت سے انکار کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ نے یہ الفاظ صحیح کہے تھے۔ جب کانگرسی مسلمانوں کے "امیر شریعت" کا یہ حال ہے کہ وہ آقائے کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں جسارت کرنے سے بھی نہیں ڈرتا۔ تو ان لوگوں کے اسلام کا اندازہ خود ہی کر لیجئے۔ لطف یہ ہے۔ کہ سید عطاء اللہ شاہ کے کسی ہم مشرب اخبار نے بھی ان کو اس شرمناک جسارت پر ملامت نہیں کی۔ کیا مسلمان یہ سمجھ لیں۔ کہ ان لوگوں کی غیرت ایمانی بالکل ہی سلب ہو چکی ہے؟ (انقلاب ۲۳ جولائی)

موجودہ علماء اور سیاست

علماء میں سے اکثر ولی کا حال یہ ہے۔ کہ سو میں ننانوے بیچارے سیاست کی تعریف بھی بیان نہیں کر سکتے۔ "فہم قرآن" تو در کنار ہم کو تو شبہ ہے۔ کہ وہ فہم بھی رکھتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ فہم کا انحصار علم پر ہے۔ اور اُن کے علم کا انحصار دنیا نوسی منطق اور عربی زبان کے قواعد صرف و نحو و بلاغت پر ہے۔ جس سے فہم کا حصول معلوم۔ کسی جلسہ میں کسی عالم صاحب سے ذرا ایک گھنٹہ عربی میں تقریر کرنے کی فرمائش کیجئے۔ پھر دیکھئے۔ کہ کیا حال ہوتا ہے۔ اور یہ "فہم قرآن" کا دعویٰ عوام ہی کو دھوکا دینا نہیں ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو بھی دھوکا دینا ہے۔

آجکل کی سیاست اس قدر پیچیدہ ہے۔ اور اتنے قسم کے علوم کے جاننے کی ضرورت ہے۔ کہ صرف "فہم قرآن" کا جھوٹا دعویٰ کر کے ہرگز عوام کی آنکھوں میں موجودہ علماء "سیاسی فضیلت" حاصل نہیں کر سکتے۔ جغرافیہ۔ تاریخ۔ علم المعیشت سیاسیت مدن جانے بغیر کوئی شخص سیاست حاضرہ میں مہارت حاصل نہیں کر سکتا۔ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ موجودہ علماء کی کثیر جماعت ان علوم سے بالکل بے بہرہ ہے۔ اگر عوام الناس یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہمارے موجودہ علماء ہماری موجودہ سیاست سے بالکل نابلد ہیں۔ اور انگریزی تعلیم یافتہ اس سے آشنا ہیں۔ تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اور پھر اگر "موجودہ علماء" کے طبقہ سے کہا جائے۔ کہ آپ کا طبقہ فن سیاست سے جاہل ہے۔ اور جہل مرکب ہی نہیں بلکہ جہل مطلق اور جہل خاص رکھتا ہے۔ تو اس حالت میں للہ آپ سیاسی رہبری کے دعوے سے باز آئیے۔ بلکہ عام مسلمانوں کی جھڑائے ہو۔ اُس کی پیروی کیجئے۔ تو علماء کو ناک بھوں چڑھانے کی ضرورت ہے۔ اور نہ انبیائے بنی اسرائیل کے مقابل ہونے کا دعوے کر کے عوام کو مرعوب کرنے کی حاجت ہے۔ سب سے بڑی غلطی جو ہمارے موجودہ علماء کر رہے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے اب تک موجودہ سیاست کی ابجد سے بھی واقفیت حاصل نہیں کی ہے۔ (اتحاد ۲۲ جولائی)

صوبہ سرحدی کا امن

سرحد کی بے چینی کا اصلی سبب یہ ہے۔ کہ صوبہ سرحد کو اب تک آئینی اصلاحات سے محروم رکھا گیا ہے۔ اور حکومت باشندگان سرحد کے جائز مطالبات مسرت استحقار سے ٹھکراتی رہی ہے۔ حادثہ پشاور نے سرحد کی بے چینی اور پٹھانوں کے غم وغصہ میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ اور اس پر طرہ یہ کہ سلیمان کمیٹی کی رپورٹ نے اُن کا غصہ فرو کرنے کے بجائے سول و فوجی حکام کی حمایت کر کے ان کے زخم دل پر اچھی خاصی نمک پاشی کر دی ہے۔ الغرض حالات کی موجودگی میں سرحد کے امن وامان پر ایک دن کے لئے بھی اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ امن اسی صورت میں قائم ہوگا۔ جب حادثہ پشاور کی پوری طرح سے تلافی کی جائے۔ اس کے لئے ضرورت ہے۔ کہ ایک طرف تو مقتولین پشاور کے ورثاء کی فیاضانہ مدد کی جائے۔ اور دوسری طرف اسیران سیاسی کو رہا کر کے اس کا اعلان کیا جائے۔ کہ صوبۂ سرحد میں بھی ویسی ہی آئینی اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔ جیسی کہ دیگر صوبجات ہند میں۔ البتہ اس صوبہ کے حالات کے لحاظ سے اگر فوجی حفاظت کے خیال سے عارضی طور پر کچھ خاص شرائط لگا دی جائیں۔ تو ان پر اہل سرحد کو اعتراض نہ ہوگا۔ لیکن جہاں تک اس صوبہ کے اندرونی نظم ونسق کا تعلق ہے۔ باشندگان صوبہ کو وہی حقوق حاصل ہونا چاہئیں۔ جو دیگر صوبوں کو دیئے جائیں۔ نہ یہ کہ دیگر صوبجات کو تو کامل حکومت خود اختیاری حاصل ہو۔ اور صوبہ سرحدی میں سائمن رپورٹ کی تجویز کے بموجب صرف مارلے منٹو اسکیم پر قناعت کی جائے۔" (حقیقت ۲۰ جولائی)

غریبوں اور سُود خواروں کی جنگ

ضلع میمن سنگھ (بنگال) کے علاقہ کشوری گنج میں جو عظیم الشان بلوہ رونما ہوا ہے۔ اور ہنوز باوجود کوشش بلیغ کے پوری طرح دب نہ سکا۔ اسے مہاسبھائی اخبارات اور پرچارک فرقہ وارانہ جنگ کہکر نہ صرف مسلمانوں کو بدنام کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ غیر منافی اخفائے حقیقت کے بھی مجرم ہوتے ہیں۔ لیکن وہ حقیقت اب روز روشن کی طرح ہویدا ہو گئی ہے۔ اور کبھی چھپائے چھپ نہیں سکتی۔ کشوری گنج کے فسادات کی ابتدا اور پھر واقعات کی رفتار پر اگر غور کیا جائے۔ تو سطحی نظر سے دیکھنے والا انسان بھی کہہ اٹھیگا۔ کہ یہ فسادات فرقہ وارانہ جنگ کے نام سے کسی طرح موسوم نہیں کئے جا سکتے۔ بلکہ یہ تو امارت اور غربت۔ دولت اور افلاس سرمایہ داروں اور غریبوں کی جنگ ہے۔

اس علاقہ کی زمینداری ننانوے فیصدی ہنود کے ہاتھ میں ہے۔ اور اگرچہ یہاں مسلم آبادی کا عنصر غالب ہے۔ یعنی ۷۵ حصہ مسلم آبادی ہے۔ لیکن مسلمانوں کا پیشہ صرف زراعت یا ادنےٰ قسم کے صنعتی مشاغل ہیں۔ لہذا بالعموم اس علاقہ کے مسلمانوں پر افلاس و غربت طاری ہے۔ اور نکبت و پریشان حالی انکے ناگفتہ حال سے تاباں ہے۔ مسلمانوں کی اس فلاکت زدگی سے ساہوکاروں کی جماعت نے فائدہ اُٹھانا چاہا۔ اور علاقہ میمن سنگھ میں مختلف جگہ انہوں نے مرکز قائم کر رکھے ہیں۔ یہ لوگ سودی کاروبار کا جال بڑے وسیع پیمانہ پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ اور اس طرح اس علاقہ کی غربت و نادار رعایا کے خون چوس چوس کر سوسائٹی کے لئے سخت خطرناک جراثیم کی مثل بنے ہوئے ہیں۔ وہ نہایت کڑے سُود پر غریب کاشتکاروں کو روپے قرض دیتے ہیں اور نہایت درجہ سختی سے اصل رقم کا دُگنا سُود چہار گنا سُود وصول کرتے ہیں۔ ساہوکاروں کے مظالم سے غربا کی جمعیت کثیرہ عاجز و درماندہ ہو گئی ہے۔ بالآخر پریشان حالی کی جب انتہا ہو چکی اور ذلت و درماندگی اس حد تک جا پہنچی جہاں اس کی آخری حد قانون قدرت نے مقرر کر رکھی ہے۔ تو پھر رد عمل کے قانون کی کارفرمائی ہوئی۔ چنانچہ غربا کے طبقہ نے منظم ہو کر ساہوکاروں کے خلاف اول صدائے احتجاج بلند کی۔ اور جب اس کی کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ بلکہ انکی التجا والحاح منت و سماجت کو بکمال حقارت و نفرت سے ٹھکرا دیا گیا۔ تو پھر آخر الحیل السیف پر عملدرآمد شروع ہوا۔ اور اسوقت موجودہ حالت یہ ہے۔ کہ علاقہ کشوری گنج میں تقریباً ڈیڑھ سو مربع میل میں فسادات و ہنگامہ کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے۔ سود خواروں پر غربا نے عام حملہ کر دیا ہے۔ بعد اس میں مسلمان یا ہندو کسی کا امتیاز نہیں ہو۔ بلوائیوں میں مسلمان بھی شامل ہیں۔ اور ہندو بھی۔ اسیطرح ساہوکاروں کی جماعت میں ہندو بھی ہیں۔ اور مسلمان بھی۔ سوء اتفاق سے غربا میں زیادہ تر مسلمان اور ساہوکاروں کی جماعت میں زیادہ تر ہندو ہیں۔ اسی بنا پر مہاسبھائی اخبارات و پرچارک کو اچھا موقع مل گیا ہے کہ وہ اس کو فرقہ وارانہ جنگ کہکر مسلمانوں کے سر پر سارا الزام تھوپنے کی کوشش کر رہے ہیں (نجات ۲۷ جولائی)

مذہب اور سائنس پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

(۲)

سائنس کے اصولی انکشافات جو قرآن کریم نے بیان کئے

ہر چیز مفید ہے

سائنس کے متعلق جو اصولی انکشاف قرآن کریم نے کئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ دنیا میں ہر چیز کا فائدہ ہے۔ اور کوئی چیز اللہ تعالےٰ نے فضول پیدا نہیں کی۔ یہ بات پہلے بیان نہ ہوتی تھی۔ صرف اسلام نے آج سے تیرہ سو سال قبل یہ عظیم الشان علمی نکتہ دنیا کو بتایا۔ کہ کوئی چیز خواہ وہ بظاہر کتنی ہی بُری ہو۔ اس کے اندر ضرور اہم فوائد ہونگے۔ گویا اصل غرض ہر چیز کی پیدائش کی نیک اور مفید ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ الحمد للہ الذی خلق السمٰوٰت والارض و جعل الظلمٰت والنور۔ ثم الذین کفروا بربھم یعدلون (انعام۔ ۱) سب تعریف اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہے۔ جو زمین و آسمان کا خالق ہے۔ اور جو نور اور ظلمت دونوں کا بنانے والا ہے یعنے اللہ تعالےٰ ظلمات مثلاً مصائب۔ تکالیف۔ آفات۔ دکھ۔ درد بیماری۔ موذی مواد وغیرہ سب کا خالق ہے۔ اسی طرح نور یعنی آرام و آسائش۔ سکھ۔ مفید اشیاء وغیرہ کا بھی خالق ہے اور ہر چیز کی پیدائش سے اس کی حمد ہی ثابت ہوتی ہے۔

پھر فرمایا۔ الذی خلق الموت والحیٰوۃ۔ لیبلوکم ایکم احسن عملاً۔ زندگی اور موت سب سے خدا کی حمد ہی نکلتی ہے۔ کیسا عجیب نظریہ پیش کیا ہے۔ کہ ہر موذی چیز بھی مفید ہے۔ گویا اس طرح موذی اشیاء کے فوائد معلوم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مثلاً سنکھیا بُرا خیال کیا جاتا ہے۔ مگر ہزاروں ہیں۔ جو اس کے ذریعہ بچتے ہیں۔ اگر چند لوگ غلطی سے اسے کھا کر مر جائیں۔ تو اس سے سنکھیا کے فوائد کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ سنکھیا بہت سی امراض میں استعمال ہو رہا ہے۔ چنانچہ Chronic Malaria (یعنی پرانا موسمی بخار) میں جب کونین فیل ہو جائے۔ اور فائدہ نہ دے سکے۔ تو آرسینک ہی فائدہ دیتا ہے۔ پھر امراض خبیثہ (آتشک) اور Relapsing Fever (پھیر پھیر سے بخار) میں بھی آرسینک دیا جاتا ہے۔ پس اگر ایک آدمی سنکھیا سے مرتا ہے۔ تو ہزاروں اس کے ذریعے سے جیتے ہیں۔

پھر افیون کو ایک لعنت خیال کیا جاتا ہے۔ مگر آدھی طب افیون میں ہے۔ مارفیا کی جلدی پچکاری ہزاروں مریضوں کے لئے ایک نعمت ہے۔ اگر ادویہ کے غلط استعمال سے ہم نقصان اُٹھائیں۔ تو یہ ہمارا قصور ہے۔ مثلاً چاقو مفید چیز ہے لیکن اگر ایک شخص اس سے بجائے کوئی چیز کاٹنے کے اپنی ناک کاٹ لے۔ تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔

قرآن کریم کا یہ طریق ہے۔ کہ ہر بات سے ایک طبعی نتیجہ نکالتا ہے۔ اور اس کے ساتھ اس کا شرعی نتیجہ بھی ہوتا ہے۔ مثلاً اس آیت سے طبعی نتیجہ یہ نکالا ہے۔ کہ ہر چیز مفید ہے اور موذی اشیاء سے بھی خدا کی حمد ہی نکلتی ہے۔ اس سے ایک شرعی نتیجہ بھی نکالا ہے۔ اور وہ یہ کہ ثم الذین کفروا بربھم یعدلون۔ یعنی بعض لوگ جو اس حقیقت کو نہیں سمجھے۔ وہ شرک کرنے لگ پڑے ہیں۔ مثلاً زرتشتی مذہب کے لوگ۔ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ موذی اشیاء کا خالق کوئی اور ہے۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ خدا چونکہ رحیم ہستی ہے۔ اس لئے موذی اشیاء مثلاً سانپ اور بچھو زہر وغیرہ کی پیدائش اس کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا موذی اشیاء کا خالق کوئی اور ہونا چاہیئے۔ مگر یہ غور نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے موذی اشیاء کی پیدائش کی حقیقی غرض کو نہیں سمجھا۔ ورنہ وہ ضرور اس نتیجہ پر پہنچتے۔ کہ ان کا خالق بھی اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ پس ہر ایک بظاہر لغو اور موذی چیز اصل میں مفید ہے اس کی پیدائش کی غرض نیک ہے۔ اور اس سے خدا کی حمد ہی ثابت ہوتی ہے۔ ہاں اگر ہم قوانین طبعی کی خلاف ورزی کر کے نقصان اُٹھائیں۔ تو یہ ہمارا قصور ہے۔ اس سے خدا تعالےٰ کے رحم پر کوئی اعتراض نہیں آسکتا۔

ہر چیز کا جوڑا ہے

قرآن نے فرمایا۔ ہر چیز کو اللہ تعالےٰ نے نر اور مادہ پیدا کیا ہے۔ یعنی ہر چیز کا جوڑا ہے۔ فرمایا۔ ومن کل شیٔ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون۔ (الذٰریٰت ۳) پھر آتا ہے ومن کل الثمرات جعل فیھا زوجین اثنین (رعد ۱) گویا نر اور مادہ مل کر مکمل ہوتے ہیں۔ اگر یہ دونوں آپس میں نہ ملیں۔ تو ان کی مادی قوتیں ظاہر نہیں ہو سکتیں۔ عرب کو کھجور کے جوڑے کا تو علم تھا۔ مگر ان کو ہر درخت کا جوڑا ہونے کا علم نہ تھا۔ اور نہ ہی غیر ذی روح اشیاء کے جوڑے کا علم تھا۔ جب تک کہ قرآن کریم نے اس حقیقت کو اُن پر منکشف نہ کیا۔ ایک یورپین مصنف لکھتا ہے۔ تم عرب کے لوگوں کو جاہل مت خیال کرو۔ اُن کو اس حقیقت کا علم تھا۔ کہ درختوں میں نر و مادہ ہوتے ہیں۔ میں ایک دفعہ گورداسپور گیا۔ اور وہاں کے ایگریکلچرل فارم کا ملاحظہ کیا۔ تو وہاں کے سپرنٹنڈنٹ صاحب نے مجھ کو بتایا۔ یہ گیہوں کے خوشے جو ہیں۔ ان میں سے فلاں نر اور فلاں مادہ ہیں۔ جب سائنس میں اور ترقی ہوئی تو باقی درختوں کے بھی جوڑے معلوم ہو جائینگے۔ غیر ذی روح اشیاء مثلاً بجلی وغیرہ کا بھی جوڑا ہے۔ منفی اور مثبت بجلی کا آپ کو علم ہے۔ غرض اس اصل کو بیان کر کے قرآن کریم نے علمی دنیا پر ایک عظیم الشان احسان کیا ہے۔ اور اس کے لئے آیندہ تحقیقات کا ایک وسیع میدان کھول دیا ہے۔

قرآن نے اس سے ایک شرعی نتیجہ بھی نکالا ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا ایک ہے۔ جوڑا احتیاج پر دلالت کرتا ہے۔ اس لئے ہر چیز ناقص ہے۔ کیونکہ ہر چیز کو اپنی طاقت کے نشوونما اور قوتوں کے اظہار کے لئے دوسرے سے ملنا ضروری ہے۔ اپنی ذات میں کامل اور احتیاج سے منزہ صرف ایک ہی ہستی ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ ہے۔ جسے جوڑے کی ضرورت نہیں۔

کُتے کے چاٹے ہوئے برتن کو مٹی سے ملنا

حدیث شریف میں آتا ہے۔ اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات اولٰھن بالتراب (بخاری) یعنی جس برتن کو کتا چاٹ جائے اسکو سات دفعہ مٹی سے مل کر دھونا چاہیئے۔ ڈاکٹر کاخ جو جرمنی کے مشہور پیتھالوجسٹ ہیں۔ انہوں نے Pasteur Institutes میں جب کام شروع کیا۔ تو انہیں چونکہ اسلامی لٹریچر کے مطالعہ کا شوق تھا۔ اس لئے خیال آیا۔ حدیث میں جو آتا ہے۔ کہ کُتے کے چاٹے ہوئے برتن کو مٹی سے ملنا چاہیئے۔ اس میں ضرور کوئی حکمت ہوگی۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) دانا آدمی تھے۔ انہوں نے ضرور اچھی بات کہی ہوگی۔ پس انہوں نے تحقیقات شروع کی۔ تو معلوم کیا۔ کہ مٹی کے اندر ایسے اجزا پائے جاتے ہیں۔ جو Rabies (کُتے کا زہر) کے لئے مفید ہیں۔ اور اس کے مصلح ہیں۔ گویا اُن کو اس حدیث نے اس طرف توجہ دلائی۔

چُوہے کو مارنے کا حکم

اسی طرح حدیث میں آتا ہے۔ خمس لا جناح علٰے من قتلھن فی الحرم والاحرام الفارۃ والغراب والحدأۃ والعقرب والکلب العقور (مشکوٰۃ)

کہ پانچ چیزیں بُری ہیں۔ ان کو احرام کی حالت میں اور خانہ کعبہ کے اندر بھی مار دینا چاہئیے۔ ان میں سے ایک چُوہا ہے۔ گویا اس طرح پلیگ کا راز منکشف کیا گیا۔ اور آج سے تیرہ سو سال قبل بتایا۔ کہ پلیگ کا سبب چُوہا ہے جس کی تصدیق حال کی تحقیقاتوں نے کر دی ہے۔ حالانکہ ان کو آج سے تیرہ سو سال قبل پلیگ کے جرم کا پتہ نہ تھا۔ مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چُوہے کو مارنے کا حکم دیکر لوگوں کو بتا دیا۔ کہ یہ مضر جانور ہے۔ اور اس کی اہمیت اس سے معلوم ہوسکتی ہے۔ کہ جس جانور کو بیت اللہ کے اندر مارنے کا حکم ہے۔ (جہاں جُوں مارنے کی بھی اجازت نہیں) تو کیا دوسرے مقامات میں اسے یوں ہی چھوڑ دیا جائیگا۔ اور اس کے انسداد کی تدبیر نہ سوچی جائے گی۔

طاعون کے متعلق مزید انکشاف

حدیث شریف میں طاعون کے متعلق بعض اور لطیف اشارات بھی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً صحابہ نے عرض کی۔ کہ طاعون کیا ہے۔ تو حضور نے فرمایا۔ جن کاٹتے ہیں۔ جس سے مرض جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اب اس کا عام جواب یہ کافی تھا۔ کہ طاعون ایک مرض ہے۔ مگر آپ نے ایسا جواب دیا۔ جس میں اس مرض کے مخفی جرمز کی طرف اشارہ تھا۔ حدیث شریف میں بعض اصطلاحیں استعمال ہوتی ہیں۔ اور ان میں سے لفظ جنّ بھی ایک اصطلاح ہے۔ یہاں پر جن سے مُراد مخفی اور پوشیدہ چیز ہے۔ چنانچہ ایک اور جگہ بھی جن کا لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی حضور نے فرمایا۔ ہڈی جنّ کی غذا ہے۔ جس سے مراد کیڑے اور جراثیم (Bacteria) تھی۔ پس اس جگہ جن کے کاٹنے سے مراد وہ جن نہیں۔ جو لوگ خیال کرتے ہیں۔ بلکہ جراثیم مراد ہیں۔ اس کا ایک اور حدیث سے بھی ثبوت ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ طاعون متعدی مرض ہے۔ دوسرے علاقوں میں نہ جانا۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ جن نہیں۔ کوئی اور وجود ہے۔ ورنہ اگر اس سے مراد جن ہی ہو۔ تو سوال ہوتا ہے۔ کہ کیا وہ ہمارا محتاج ہے۔ جو ہمارے ذریعے دوسری جگہ جائیگا۔ خود بخود کیوں نہ چلا جائیگا۔ پھر صحابہ رضوان اللہ علیہم کا یہ عمل تھا۔ کہ جب طاعون پڑتی۔ تو پھیل جاتے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن مراد نہیں۔ بلکہ پلیگ کے جراثیم مراد ہیں۔ جو پھیل جانے (باہر کھلی ہوا۔ دھوپ اور روشنی میں ڈیرا لگانے) سے مر جاتے ہیں۔ اِس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ حضرت نبی کریمؐ کا یہ فرمان کہ جن کاٹتا ہے۔ اس سے مراد پلیگ کے جراثیم تھے۔ نہ کہ حاتم طائی والا جن۔

مسواک کرنے کا طریق

یہ ایک موٹی سی بات ہے۔ مگر اِس کا ثبوت بھی حدیث شریف سے ہی ملتا ہے۔ اور وہ مسواک کی ضرورت اور اس کے کرنے کا پُر حکمت طریق ہے۔ حضرت نبی کریم صلعم نے فرمایا۔ اگر مجھے اپنی امت کے لئے یہ حکم دوبھر معلوم نہ ہوتا۔ تو میں مسواک کو فرض کرتا۔ پھر فرمایا۔ جبرائیل علیہ السلام اتنی دفعہ مسواک کا حکم لے کر آئے۔ کہ مجھ کو فرض ہو جانے کا شُبہ ہوُا۔ آج مسواک کے ساتھ ہنسی اور تمسخر کیا جاتا ہے۔ مگر آپ کے نزدیک مسواک کی اتنی اہمیت تھی۔ کہ نزع کے وقت بھی حضورؐ نے مسواک مانگی۔ اور مسواک کی۔ آج کی تحقیقات نے دانت کا جسم انسانی پر عظیم الشان اثر واضح کر دیا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ کئی مزمن امراض (Chronic) کا باعث دانت اور مسوڑوں کی خرابی ہے۔ جیسے (Pyorrhoea) کہتے ہیں۔ امریکہ میں جنون کے اسباب کے متعلق ایک تحقیقاتی کمیشن بٹھایا گیا۔ اس نے کئی ہزار مجانین کے جسم کا معائنہ کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ ۸۰ فیصدی مجانین میں جنون کا سبب دانت اور مسوڑوں کی پیپ تھی۔ مسوڑوں کی خرابی کا زہریلا اثر گلے کی غدود کو پہنچتا ہے۔ اور وہاں سے عروق جاذبہ کے رستے دماغ میں جاکر جنون پیدا کر دیتا ہے۔

مَیں جب کانفرنس مذاہب کے موقع پر لنڈن گیا۔ تو ایک ماہر فن دانت کے ڈاکٹر سے دانتوں کا معائنہ کرایا۔ اُس نے کہا۔ دانتوں کو باقاعدہ بُرش کیا کرو۔ پھر بُرش کرنیکا طریق بھی بتایا۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ بُرش کی حرکت اوپر نیچے ہو۔ یعنی صرف دانتوں کی سطح کو صاف نہ کیا جائے۔ بلکہ دانتوں اور مسوڑوں کے درمیان جو جگہ ہے۔ اس کو اچھی طرح صاف کیا جائے۔ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی ارشاد ہے۔ کہ اوپر سے نیچے کی طرف حرکت کی جائے۔ کیونکہ مسوڑوں کا آخری حصہ نرم ہوتا ہے۔ اور اس کے نیچے جرمز چھپے رہتے ہیں۔

چونکہ یہ اصولی مضمون ہے۔ اِس لئے یہ چار پانچ مثالیں کافی ہیں۔ ورنہ قرآن کی ساری کی ساری تعلیم سائنس پر مبنی ہے۔ جس کا آج سے تیرہ سو سال قبل کسی کو وہم بھی نہ تھا۔ سائنس کی ترقی صرف ۲ سو سال سے ہے۔ اور نئی تحقیقاتیں اسلامی تعلیم کی حکمت ظاہر کر رہی ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ مذہب سائنس کا مؤید ہے ؂

قرآن مجید میں کوئی اختلاف نہیں

عیسائیوں کے اخبار "نور افشاں" اور اس کی نقل کرتے ہوئے آریوں کے اخبار "پرکاش" پھر ہمارے دشمنِ عنید "پیغام" لاہور نے ریویو آف ریلیجنز اردو پر یہ اتہام ناروا لگایا ہے۔ کہ وہ قرآن مجید میں اختلاف و تناقض کا قائل ہے۔ یہ اس ملتہ واحدۃ کے انتہائی تعصب اور نادانی کی دلیل ہے۔ بات صرف یہ ہے۔ کہ نومبر ۲۹ء کے رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں رسالہ مراق مرزا کا جواب دیتے ہوئے جبیب اللہ صاحب کلرک نہر کو مولوی تاج الدین صاحب مولوی فاضل نے خطاب کیا ہے۔ اور لکھا ہے۔

"نادان معترض نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ حضرت اقدس (مسیح موعودؑ) کو جنون تھا۔ × × چار مثالیں پیش کر کے اپنی جہالت اور نادانی پر چہار شہادتیں قائم کر دی ہیں۔ کیونکہ اس سے یہ امر قرار پایا۔ کہ اگر بزعم دشمن کسی کے کلام میں چار اختلاف پائے جائیں۔ تو اس کے مجنون ہونے میں شبہ نہیں رہتا۔ میرا خیال ہے۔ کہ یہ نادان در پردہ آنحضرت صلعم کو بھی مجنون سمجھتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک کیونکہ اگر احادیث کے اختلاف کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو خود قرآن مجید ہی میں ان احول آنکھ والوں کو ان کے شرعی نصاب سے زیادہ اختلاف نظر آ رہے ہیں"

مندرجہ بالا عبارت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خصم پر حجت ملزمہ قائم کرنے کے لئے اسے بتایا گیا ہے۔ کہ تم لوگ تو اپنی کم سوادی اور بے بصیرتی سے قرآن مجید کی بعض آیات کو حل نہ کر سکنے کی وجہ سے ان میں اختلاف و تناقض ماننے پر مجبور ہو گئے۔ جبھی ایک کثیر گروہ ناسخ و منسوخ کا قائل ہے اس کے بعد وہ دس آیات پیش کی گئی ہیں۔ تاکہ فریق ثانی اس کو حل کرے۔ اور پھر اس کے جواب میں جو طرز وہ اختیار کرے گا۔ اسی سے اس کو بتایا جا سکے گا۔ کہ اختلاف اور تناقض کی کیا تعریف ہے۔ اور اسی اصول اور نقطۂ نگاہ سے حضرت مسیح موعودؑ کے کلام و تحریرات میں بھی کوئی تناقض نہیں۔ نیز اس میں مدمقابل کے علم کا امتحان بھی ہو جاتا ہے۔ تا حال کوئی جواب اہل حدیث میں نہیں شائع ہوُا۔ ستمبر کے ریویو میں ایک مبسوط مضمون شائع ہو رہا ہے جس میں آیات مندرجہ رسالہ ریویو ماہ نومبر ۲۹ء کی نسبت بہ دلائل ثابت کیا جائیگا۔ کہ ان میں کوئی اختلاف و تناقض نہیں ؂

(اکمل قادیان)

ہندوستان کی خبریں

لاہور۔ ۳۱ رجولائی۔ گردھی شاہو کی ایک سرائے سے ۱۱ آہنی بم اور تین تلواریں زمین میں دفن کی ہوئی ملیں۔ جن کو پولیس نے بدھ کی صبح کو برآمد کیا۔

شملہ۔ ۳۱ رجولائی۔ آنریبل خان بہادر خواجہ محمد نور مسٹر پی۔ آر۔ داس کے جانشین کے طور پر ۲۰ را کتوبر سے پٹنہ ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے ہیں۔

بنگلور۔ ۳۱ رجولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ میسور کے قریب ایک گاؤں میں ایک تنازعہ کی بنا پر چند ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین فساد ہو گیا۔ جس میں پانچ اشخاص زخمی ہوئے۔ ایک کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

بمبئی۔ ۳۱ رجولائی۔ باردولی سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں باردولی آشرم کو گورنمنٹ کی طرف سے نوٹس ملا ہے۔ کہ اگر وہ ۱۵ راگست تک مالیہ زمین ادا نہ کرے گا۔ تو زمین قرق کر لی جائیگی۔ یہ آشرم باردولی ستیہ آگرہ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔

گوپال گنج میں تقریباً پندرہ ہزار مسلمانوں کے ایک اجتماع میں ایک قرارداد منظور ہوئی۔ جس کے مطابق گوپال گنج میں چار ہزار مسلم نوجوانوں کی ایک فوج مرتب کی گئی۔ جو سول نافرمانی کی تحریک کا مقابلہ کرے گی۔ اس کا نام "فوج اسلام" رکھا گیا ہے۔

پشاور۔ ۳۰ رجولائی۔ فیلڈ مارشل سر ولیم برڈ وڈ۔ کمانڈر انچیف نے آرمی کمانڈر ضلع پشاور کے نام ایک مکتوب میں پشاور کی افواج کا ان کی تازہ خدمات پر شکریہ ادا کیا ہے۔

شملہ۔ ۳۰ رجولائی۔ گزٹ آف انڈیا کی غیر معمولی اشاعت میں حکومت صوبجات متوسط کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ صوبجات متوسط اور بہار میں ناجائز ترغیبات کے آرڈیننس کی دفعہ ۲ (۲-۳) کے نفاذ کا اعلان کر دیا جائے۔

پونا۔ یکم اگست۔ آج سر جیکر نے دو بجے سے ساڑھے تین بجے بعد دوپہر تک گاندھی جی سے ملاقات کی۔ جس کے بعد آپ نے صرف ایسوسی ایٹڈ پریس کو یہ بیان دیا۔ کہ میں نے مسٹر گاندھی جی سے گفت و شنید ختم کر لی ہے۔ اب ہم وائسرائے کی طرف سے سر تیج بہادر سپرو اور میری اس تجویز کے فیصلے کا انتظار کر رہے ہیں۔ جو ہم نے تینوں کانگریسی رہنماؤں کو مشورہ کے لئے یروداجیل میں جمع کرنے کے متعلق پیش کی ہے۔ اس مرحلہ پر اس سے کچھ زیادہ کہنا غیر مناسب ہے۔

لاہور۔ ۳۱ رجولائی۔ سینیر سب جج لاہور کی عدالت میں ایک مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ ایک سابق ریلوے گارڈ نے وزیر ہند با جلاس کونسل کے خلاف ایک لاکھ آٹھ ہزار ایک سو چھپتر روپے کا دعویٰ بدیں وجہ دائر کیا۔ کہ اسے بلا سبب ملازمت سے موقوف کر دیا گیا۔ عدالت نے دعوے مدعی داخل کر لیا۔ اور مفلسی کی درخواست منظور کر کے سماعت مقدمہ ۱۱ر اگست پر ملتوی کر دی۔

لاہور۔ یکم اگست۔ مقدمہ سازش لاہور کے سپیشل ٹربیونل کے صدر آنریبل مسٹر جسٹس ہلٹن کو آج ایک حادثہ پیش آیا۔ جس سے آپ کا بایاں ہاتھ اور بازو زخمی ہو گیا۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لنچ کے وقت جسٹس ہلٹن اپنی موٹر میں سوار ہو کر کوٹھی جا رہے تھے۔ پونچھ ہوس کے دروازہ پر متعینہ گارڈ نے آپ کو سلام کیا۔ آپ خود موٹر چلا رہے تھے۔ آپ نے بھی سلام کا جواب دینے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔ تو موٹر کا ہینڈل بے قابو ہو گیا۔ سڑک پر ایک ٹانگہ جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ موٹر کی ٹکر ہو گئی۔ اور موٹر سڑک سے اتر گئی۔ جس سے موٹر کا شیشہ ٹوٹ گیا۔ اور جسٹس ہلٹن کو ہاتھ پر سخت چوٹ لگی۔ ادھر ٹانگہ کو بھی اس ٹکر سے نقصان پہونچا۔ گھوڑا زخمی ہو گیا۔

پشاور۔ ۳۱ رجولائی "سول" کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے۔ کہ پندرہ افغان لڑکیاں جن کو ۱۹۲۸ء کے موسم سرما میں امان اللہ خان نے ڈاکٹروں۔ نرسوں۔ اور کمپوٹروں کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے یورپ بھیجا تھا۔ عنقریب افغانستان واپس آنے والی ہیں۔

بمبئی۔ یکم اگست۔ شہر میں سات کارخانے آج سے بند ہو گئے۔ اور تیرہ ہزار کارکن بے کار ہو گئے ہیں۔

شملہ۔ ۳۱ رجولائی۔ پشاور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وزیرستان کے علاقہ کے لوگوں میں جو تکلیف رونما ہوئی ہے۔ وہ ان سے رائفلوں کی برآمدگی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ ابتداً میں گورنر پر حملہ ہوا۔ اور جب باغیوں نے اس کے ایسکورٹ کو مغلوب کر لیا۔ تو پھر انہوں نے اسے بھی قتل کر دیا۔

بمبئی۔ یکم اگست۔ ایک عظیم الشان جلوس جس میں ۱۵۔ اور ۲۰ ہزار کے درمیان لوگ شریک ہوئے چوپاٹی سینڈ سے شروع ہوا۔ تلک کی سمادھ پر پھول پیش کئے گئے۔ پھریرے اڑاتا اور قومی گیت گاتا ہوا جلوس پنڈت مالویہ اور مسز ہنسا مہتہ کی سرکردگی میں ۵½ بجے ممنوع حدود میں پہونچ گیا۔ چونکہ جلوس نظر پڑا۔ پولیس نے جلوس کو ہارن بائی روڈ پر داخل ہونے سے روکنے کے لئے دیوار بنائی۔ اور مالویہ جی کو تنبیہ کی۔ اس کے بعد جلوس آگے نہ بڑھا۔ بلکہ وہیں ڈیرے ڈال دیئے۔

گورنمنٹ کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ قوانین نمک کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں ۴۲۵۲ کارکنوں کو سزا دی جا چکی ہے۔ صوبہ وار تفصیل حسب ذیل ہے۔ مدراس ۵۵۳۔ بمبئی ۱۷۴۔ بنگال ۱۳۱۵۔ یو۔پی ۷۔۲۳۴۔ پنجاب ۲۔ برما ۹۔ بہار و اڑیسہ ۳۷۵۔ دہلی ۱۶۔

شملہ۔ ۳۱ رجولائی۔ کراچی سے لندن تک ہوائی ڈاک پہونچانے میں ایک دن کی اور بچت نکالی گئی ہے۔ جو ڈاک کراچی سے ۸ رجولائی کو روانہ ہوئی تھی۔ وہ دوسرے روز روانہ ہوئی۔ لیکن کرائیڈن میں ٹھیک وقت پر پہونچ گئی۔ یعنی ۶ دن کا سفر ڈاک کے طیارہ نے پانچ دن میں طے کر لیا۔ ایک دن کی بچت بصرہ اور کرائیڈن کے درمیان نکالی گئی۔

مدراس۔ ۳۱ رجولائی۔ حکومت مدراس نے ایک کمیونک شایع کی ہے۔ جس میں دکھلایا گیا ہے۔ کہ سول نافرمانی کی وجہ سے دس ہزار جلاہے اس وقت بیکار ہیں۔ کیونکہ ریشمی اور سوتی ساڑیوں کی کوئی مانگ نہیں ہے۔ انھیں اسباب کی بناء پر سلیم کے جلاہے بھی بے کار ہیں۔

بمبئی۔ یکم اگست۔ شولاپور میں تین اشخاص کو پولیس والوں کے قتل کے الزام میں سزائے موت کا حکم ہوا تھا۔ ان تینوں کی اپیل عدالت عالیہ میں پیش ہوئی۔ تو ڈویژن بنچ کے دو ججوں میں اختلاف ہو گیا۔ اس پر مسل تیسرے جج جسٹس بیکر کے سپرد کی گئی۔ جس نے اپیل مسترد کر دی۔ اور سزائے موت کو بحال رکھا۔

سرینگر۔ ۳۱ رجولائی۔ جموں اور کشمیر کی نمائش کا افتتاح ۱۵ راگست کو ہوگا۔ نمائش ۱۵ روز رہے گی۔ اس میں کشمیر کی پیداوار اور دوسری چیزیں رکھی جائینگی۔ گھوڑے مویشی۔ مرغی خانہ اور پھولوں کے علاوہ کھدر کی نمائش بھی کی جائے گی۔

کلکتہ۔ ۳۰ رجولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لفٹنٹ کرنل حسن سہروردی ماہ اگست کے آغاز میں کلکتہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر کئے جائینگے۔ جب ڈاکٹر ڈبلیو۔ ایس ارکوہارٹ کی میعاد عہدہ منقضی ہو جائیگی۔

سکندرآباد۔ ۲۷ رجولائی۔ حیدرآباد دکن کی عدالت میں ایک اپیل ڈسٹرکٹ جج گلبرگہ کے فیصلہ کے خلاف پیش ہوا۔ کہ انہوں نے انگریزی میں فیصلہ لکھا۔ جو جائز نہیں۔ فاضل ججوں نے قرار دیا۔ کہ فیصلہ اردو میں ہونا چاہئے۔ انگریزی میں لکھنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اس لئے انگریزی کا فیصلہ مسترد کیا گیا۔ اور مقدمہ کو ماتحت عدالت کے پاس بھیجا گیا۔ کہ وہ پھر سے اردو میں فیصلہ لکھے۔

لاہور۔ ۳۱ رجولائی۔ دیوان رام لال انڈر سکرٹری

صیغہ مال حکومت پنجاب کو پنجاب کے محکمہ صنعت وحرفت کا ڈائرکٹر مقرر کیا گیا ہے ؛

——— بمبئی - ۳۱ ؍جولائی - ۳۴ کے قریب سن لائٹ صابن کے تاجروں نے فیصلہ کیا ہے - کہ وہ ۱۶ ؍جولائی سے لیکر آئندہ تین ماہ تک سن لائٹ کا کوئی آرڈر نہیں دینگے - اور نہ باہر سے منگائیں گے - اور نہ مقامی ایجنسیوں سے خرید کرینگے - اور جو آرڈر دیئے جاچکے ہیں - انہیں منسوخ کرا دینگے ؛

——— پونا - ۳۱ ؍جولائی - سردار ولبھ بھائی پٹیل قائم مقام صدر انڈین نیشنل کانگریس آتش باری کر رہے ہیں - باردولی کے ایک گاؤں کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے اعلان کیا - کہ جونہی بارشیں تھمینگی - میں دھاراسانہ نمک ڈپو پر دھاوا بولونگا - اور اپنے ساتھ ایک جتھہ لے جاؤنگا

——— میرٹھ - ۳۱ ؍جولائی - مقامی جیل میں "سی" کلاس قیدیوں کی جو بھوک ہڑتال جاری تھی - وہ ختم ہوگئی ہے ؛

——— دھلی - ۳۱ ؍جولائی - باخبر حلقوں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے - کہ کانگریس ان اصحاب کے مکانوں پر پکٹنگ لگائے گی - جو اسمبلی کی نشست کے لئے کھڑے ہونگے ؛

——— بمبئی - ۲ ؍اگست - مسٹر تلک کی سالگرہ پر جو جلوس باوجود ممانعت کے نکالا گیا - اور جسے کل پولیس نے پوری بندر پر روک دیا تھا - اس میں کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے کئی ممبر رات کے آٹھ بجے کے بعد جلوس کے راہ نماؤں کے طور پر شریک ہوگئے - اور جلوس والوں نے ساری رات سڑک پر بیٹھکر گذاری مسٹر ولبھ بھائی پٹیل اور پنڈت مدن موہن مالویہ رات بھر مجمع کے راہ نماؤں کی حیثیت میں وہاں رہے - ۲ ؍اگست کی صبح تک حالات میں کوئی تبدیلی واقعہ نہ ہوئی - جبکہ ہوم ممبر نے فوری طلبی پر وہاں پہونچکر پولیس کمشنر سے مختصر طور پر مشورہ کیا - اس کے بعد پولیس کمشنر نے مسٹر پٹیل سے ملاقات کی - اور مجمع کو منتشر کرنے کا مشورہ دیا - مگر مسٹر پٹیل نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا - اس پر پولیس کمشنر نے فوراً مسٹر پٹیل پنڈت مالویہ - مسٹر جے رام داس دولت رام - مسٹر شروانی اور ڈاکٹر ہردے کار کو جو کہ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں - گرفتار کر لیا - پچاس کے قریب عورتیں جو جلوس میں شامل تھیں - اور سڑک پر بیٹھی ہوئی تھیں - گرفتار کر کے پولیس چوکی میں لے جائی گئیں - جن میں مسٹر جے - دی پٹیل کی لڑکی بھی ہے -

اس کے بعد پولیس کمشنر نے پولیس کو حکم دیا - کہ سڑک سے مجمع ہٹا دیا جائے - کمشنر نے مجمع کو منتشر ہونے کے لئے بھی کہا - لیکن ایک بڑی تعداد نے منتشر ہونے سے انکار کر دیا - اگرچہ مسلح اور سوار پولیس موجود تھی - لیکن اس نے مجمع کو منتشر کرنے میں حصہ نہ لیا - آٹھ بجے کے قریب پولیس نے لاٹھیوں سے مجمع پر حملہ کر کے اسے منتشر کر دیا - اور پانچ منٹ سے بھی کم وقت میں سڑک کلیۃً صاف ہوگئی - اور آمد ورفت جو رکی ہوئی تھی - جاری ہوگئی -

بالآخر مجمع پولیس کورٹ کے بالمقابل جمع ہوگیا - جہاں گرفتار شدہ لیڈروں کا مقدمہ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا - پولیس نے کئی بار لاٹھیوں کے حملوں سے اسے منتشر کر دیا - پانچوں لیڈروں پر مجمع خلاف قانون میں شمولیت کا الزام لگایا گیا ہے - خیال کیا جاتا ہے - کہ مسٹر پٹیل اپنا قائم مقام مولوی ابوالکلام صاحب آزاد کو قرار دیں گے ؛

——— حال میں ڈیرہ غازی خان کے بلوچ تمنداروں کا ایک وفد زیر سرکردگی خان بہادر نواب محمد جمال خان ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کی خدمت میں پیش ہوا - جس نے آئندہ منتخب ہونے والی مجالس مقننہ میں اپنی خاص نمائندگی کے متعلق بہت زور دیا - اور کانگریس کی موجودہ روش سے اپنی علیحدگی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی قوم کے دو ہزار نوجوانوں کی خدمات قانون اور امن کے قیام کے لئے پیش کیں ؛

——— گورنمنٹ پنجاب نے سرکاری گزٹ میں مختلف صیغہ جات کے امتحانوں کی جو کہ سال حال میں ہونگے تاریخوں کا اعلان کیا ہے - جو یہ ہیں - اسسٹنٹ کمشنروں - ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں - سبارڈی نیٹ ججوں - ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری اور سبارڈی نیٹ ججی کے امیدواروں کے امتحان ۲۷ ؍اکتوبر سے ۳۱ ؍اکتوبر تک ہونگے - ہر روز دو پرچے ہونگے پہلا پرچہ دس بجے سے ایک بجے تک اور دوسرا اڑھائی بجے سے ۵ ۱/۲ بجے تک بعد دوپہر ؛

——— کراچی - ۳۱ ؍جولائی - راشٹریا استری منڈل کی طرف سے مندروں اور کالجوں پر ۲۹ ؍جولائی سے پکٹنگ جاری ہے - صرف ان عبادت گذاروں کو مندروں میں جانے کی اجازت دی جاتی ہے - جنھوں نے دیسی لباس پہنا ہو - بدیشی پوش واپس لوٹا دیئے جاتے ہیں -

——— امرتسر - یکم اگست - وار کونسل کے زیر اہتمام خواتین کے ایک زبردست جلوس نے شہر کے بازاروں کی گشت لگائی - یہ جلوس شریمتی کرتار کور اور شریمتی آتما دیوی کی گرفتاری پر بطور احتجاج نکالا گیا ؛

——— گجرات - ۳۱ ؍جولائی - گجرات جیل میں اے - اور بی کلاس کے سیاسی قیدیوں نے تمام مراعات ترک کر دی ہیں اور اب وہ سی کلاس میں ہیں - ماسٹر کابل سنگھ نے ۲۵ ؍جولائی سے بھوک ہڑتال کر دی ہے ؛

ممالک غیر کی خبریں

——— نیویارک - ۳۱ ؍جولائی - کل دن کے دو بجے پھر زلزلہ کے ایک جھٹکے سے شہر پانامہ اور نہر پانامہ کا تمام حلقہ ہل گیا - عمارتیں جھول رہی تھیں جس سے خوف وہراس پھیل گیا لیکن خوش قسمتی سے کوئی نقصان نہیں ہوا ؛

——— رنگون - ۳۰ ؍جولائی - وزراء کی تنخواہوں میں اضافہ کرنے کے متعلق جو مجلس منتظمہ مقرر کی گئی ہے - اس نے سفارش کی ہے - کہ وزیر اعظم کی تنخواہ بلا تاخیر ۵ ہزار پونڈ سے ۷ ہزار پونڈ سالانہ کر دی جائے - کمیٹی کی رپورٹ میں یہ بھی مندرج ہے - کہ بعض وزراء کی تنخواہیں بہت زیادہ ہیں - اور بعض کی ناکافی ہیں - اگر حقداروں کو مناسب ترقی دی جائے - تو اس سے مصارف میں کچھ بہت زیادہ فرق نہیں آئیگا ؛

——— لنڈن - ۳۱ ؍جولائی - آج ہوس آف کامنز میں مسٹر ریمزے میکڈانلڈ اور ہوس آف لارڈز میں ارل رسل نائب وزیر ہند نے اعلان کیا ہے - کہ گول میز کانفرنس میں برطانوی پارلیمنٹ کے جو نمائندے شامل کئے جائیں گے - انمیں سر جان سائمن کے نام کا اضافہ نہیں ہو سکتا ؛

——— لنڈن - ۳۰ ؍جولائی - دارالامراء نے لنڈن کے بحری عہد نامہ کے مسودہ کے تمام مدارج منظور کر لئے ہیں - اسی ہفتہ میں اس مسودہ کو شاہی منظوری حاصل ہو جائیگی ؛

——— لنڈن - ۲۹ ؍جولائی - برطانیہ کی ہندوستان کے ساتھ تجارت برآمد میں ماہ جون کے اعداد سے تیس فیصدی تخفیف ظاہر ہوئی ہے - "مارننگ پوسٹ" لکھتا ہے - کہ صرف یہی نہیں - بلکہ تحریک مقاطعہ کا پورا اثر ستمبر اور اکتوبر میں ظاہر ہوگا - کیونکہ فی الحقیقت یہ تحریک پورے زوروں پر اپریل اور مئی سے شروع ہوئی تھی - نیز جریدہ مذکور لکھتا ہے - کہ یہ امر لنکا شائر کے اعداد بے روزگاری سے ابھی سے ظاہر ہے - اور بیسیوں کارخانے بھی بند ہوگئے ہیں ؛

——— جبرالٹر - ۳۱ ؍جولائی - برٹش انڈیا سٹیم نیویگیشن کمپنی کا جہاز "نربدا" جو آسٹریلیا سے آرہا تھا - کہر میں ہسپانیہ کے جہاز "لیگزپی" سے ٹکرا گیا - تصادم جبرالٹر کے مشرق میں واقع ہوا - "لیگزپی" کے صرف انجن بیکار ہوگئے ہیں - "نربدا" کے مسافر اس میں سوار کرا دیئے گئے - کیونکہ "نربدا" جہاز کے غرق ہونے کا خطرہ ہے - امدادی جہاز موقع واردات پر پہونچ رہے ہیں ؛

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا ؛

جمہور اسلام کی عدالت میں جریدہ الاماںؔ کا دعویٰ

تقریباً تین ماہ سے دہلی کے اندر دہلی اور باہر الاماں کے خلاف سخت جہاد جاری ہے۔ اور جو لوگ اس برادر کشی وانتقام پسندی کے مقدس جہاد میں شریک ہیں۔ ان کے پاس بکثرت رضا کار ہیں۔ کافی مبلغ وپرچارک ہیں۔ اور معقول قومی سرمایہ ہے۔

یہ تو ایک عرصے سے ہو رہا ہے۔ کہ الاماں کے پوسٹر پھاڑ دیئے گئے۔ اس کے فروخت کرنے والے ایجنٹوں کو دھمکیاں دی گئیں۔ متعدد کارندے ایجنٹوں کے پیچھے لگ گئے۔ اور یہ کہتے پھرے۔ کہ الاماں کو نہ بیچو۔ اس پر کئی مرتبہ حامیان الاماں اور مخالفین میں [illegible] اور بعض محلوں میں معمولی زدوکوب کے واقعات بھی پیش آئے۔ لیکن میں نے ہمیشہ تصادم وفساد سے روکا۔ اور اپنے موافقین کو اس قسم کی آویزشوں سے بچایا۔

یہ واقعات صرف دہلی میں ہی نہیں آئے۔ بلکہ پٹنہ۔ گیا۔ اور بمبئی وغیرہ دیگر مقامات سے بھی اس قسم کی خبریں آئیں۔ بعض جگہ جلسہ عام میں بھی الاماں کی خلافت وغیرہ کے مقاطعہ کی تحریک کی گئی۔ ایک دو جگہ ایسا بھی ہوا کہ الاماں کے پرچے عوام کے سامنے جلوائے گئے۔ تاکہ ان میں نفرت پیدا ہو۔ لیکن میں نے اس معاملہ کو اللہ کے حوالہ کر دیا۔ اس کے بعد ایک قدم اور بڑھایا گیا۔ اور وہ یہ کہ راستہ چلتے ہوئے عملہ الاماں کے لوگوں کو دھمکیاں دی گئیں۔ اور آوازے کسے گئے۔ ایسا کرنے والے مقررہ اشخاص ہوتے تھے۔ جو معلوم ہوتا ہے۔ کہ خاص اسی غرض کے لئے متعین تھے۔ یہاں تک کہ تقریباً ایک ماہ ہوا۔ کہ سب اڈیٹر الاماں پر شب کو گیارہ بجے جب وہ اپنے گھر جا رہے تھے۔ ایک گلی میں کسی بہادر نے لاٹھی سے حملہ کیا۔ اور بھاگ گیا۔ لیکن خیر ہوئی۔ کہ ان کے صرف ہاتھ پر چوٹ آئی۔ اس کی اطلاع شائع ہونے کے بعد بہت سے ہمدرد مسلمان میرے پاس آئے۔ مگر میں نے انہیں ٹال دیا۔ اور تشدد کے مقابلہ میں تشدد کو پسند نہیں کیا۔ کہ مبادا مسلمانوں میں فساد ہو جائے۔ اور دنیا ہنسے۔

یہ سب کچھ صبر وتحمل کے ساتھ برداشت کیا جا رہا تھا۔ کہ اب ایک اور تیسرا قدم بڑھایا گیا ہے۔ اور یہ صرف الاماں کے مقاطعہ یا اس کی موت وحیات کا سوال نہیں۔ بلکہ میری اور میرے شرکاء کار کی عزت وآبرو کا سوال ہے۔

اور یا پھر اسلامی شرافت۔ مسلم مفاد اور انسانیت کا سوال ہے۔ جس سے کسی حال میں بھی بے اعتنائی نہیں کی جا سکتی۔ یہ تو پہلے بھی بارہا ہوا۔ کہ وقت بے وقت رات کو یا دن کو جمعیۃ العلماء کے رضا کار نکلے۔ اور دفتر الاماں کے سامنے نعرے لگانے کے سوا کچھ گالیاں بھی دے دیں اور چلے گئے۔ لیکن چند روز سے یہ ہو رہا ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے بچوں سے گالیاں دلوائی جاتی ہیں۔ اور چند آدمی ان کے پیچھے کھڑے ہو کر انہیں ابھارتے ہیں۔ کہ اندر گلی میں گھس کر جہاں الاماں کا دفتر ہے۔ شور مچاؤ۔ اور ہنگامہ کرو۔ جب اول دن ایسا ہوا۔ تو اہل محلہ نے انہیں واپس کر دیا۔ دوسرے روز احاطہ کالے صاحب کا ایک شخص اپنے چند رشتہ داروں کو ہمراہ لے کر شب کو دس بجے کے قریب مکان میں گھس آیا۔ اس وقت دفتر میں ایک دو لڑکے اور صرف میں موجود تھا۔ پہلے تو یہ چھ سات کی تعداد میں آئے اور پھر بیس پچیس اور آ گئے۔ اور انہوں نے نہایت اشتعال انگیز رویہ اختیار کیا۔ مگر اتفاق سے اہل محلہ بھی پہنچ گئے۔ اور انہیں واپس جانا پڑا۔ لیکن یہ دھمکی بھی دے گئے۔ کہ الاماں کو اس گلی سے نکال کر دم لیں گے۔ تیسرے روز میں دفتر میں موجود نہ تھا۔ کہ پھر دفتر الاماں پر تیسرا حملہ ہوا۔ اور اہل محلہ اور ہمدردان الاماں کی موجودگی سے یہ لوگ پھر واپس چلے گئے۔ اس روز بھی گالیاں دی گئیں۔ اور قریب تھا کہ مسلمانوں میں سخت فساد ہو جاتا۔ لیکن بعض اہل محلہ کی امن پسندی سے خیریت ہوئی۔ اس کے بعد یہی ٹولی ایک جگہ جمع ہوئی۔ اور اشتعال انگیز باتیں کہی گئیں۔ اور پھر ایک ہندو اخبار مہابیر مورخہ ۲۲ر جولائی میں الاماں کے بائیکاٹ کرنے اور عام مسلمانوں کو نفرت دلانے کی تجویز شائع کرائی گئی۔ ان واقعات نے دہلی کے مختلف محلوں کے مسلمانوں کو بیدار کر دیا۔ اور اب وہ روزانہ دفتر الاماں پر پہرہ دینے کے لئے آتے ہیں۔ اگرچہ دو روز سے ان حملہ آور بہادروں کے حملے بند ہیں۔ لیکن نہیں کہا جا سکتا۔ کہ پھر کوئی اور طریقہ مفسدہ پردازی کا ایجاد کر لیا جائے لہذا میں جمہور مسلمانوں کی عدالت میں یہ حالات (جن کے ثبوت کی ذمہ داری مجھ پر ہے) پیش کر کے دریافت کرتا ہوں۔ کہ میں مسلسل تین ماہ کی اس شریفانہ جنگ کا نشانہ بننے کے بعد اب کیا رویہ اختیار کروں۔ مجھے پولس سے امداد لینے کا بھی مشورہ دیا گیا۔ فوجداری و دیوانی میں مقدمہ چلانے کو بھی کہا گیا۔ یہ بھی رائے دی گئی۔ کہ یہ رویہ آرڈیننس انسداد تخویف کے ماتحت آتا ہے۔ لہذا مجسٹریٹ کو اس طرف توجہ دلائی جائے۔ بعض پُر جوش مسلمانوں نے یہ بھی کہا۔ کہ ہم بھی اسی طرح جائیں اور حریفوں پر آوازے کسیں۔ پھر جو کچھ انجام ہوگا۔ دیکھا جائیگا۔ لیکن میں نے ان میں سے کسی صورت کو پسند نہیں کیا۔ کیونکہ آخر الذکر صورت میں مسلمانوں کے سخت تصادم وفساد کا خطرہ ہے۔ جسے میں کسی طرح گوارا نہیں کر سکتا۔ اور اول الذکر صورتیں میرے مسلک کے برخلاف ہیں۔ لہذا میں الاماں کے تمام ناظرین نیز علماء ہند وعلماء مسلمانان دہلی اور آل انڈیا اداروں کے ذمہ وار عہدے داران سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میں ان حالات میں کیا کروں؟

میں نے اخبارات کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً یہ حالات شائع کئے۔ اور حامیان تحریک کو توجہ دلائی۔ لیکن انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ اور ایسے لوگوں کے افعال کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ لہذا اب یہ میرا معاملہ جمہور اسلام کی عدالت میں پیش ہے۔ اور میں ان کے جوابات کا انتظار کروں گا۔ کہ مجھے اپنی اور اپنے رفقاء کار کی عزت وآبرو کی حفاظت کے لئے کون موثر مگر پُر امن طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔

(محمد مظہر الدین غفرلہ، مالک جریدہ۔ "الاماں" دہلی)

وصیت نمبر ۳۲۳۹

میں عبد الغنی ولد میاں نظام الدین قوم چغتائی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت از ولادت ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ر اپریل ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۲۱۵ روپے ہے۔ جس میں سے ۴۰ روپے ماہوار جو بطور قرض حسنہ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس سے لیتا رہا ہوں۔ ادا کرتا ہوں اس صورت میں میری اصل ماہوار آمدنی ۱۷۵ روپے رہ جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- عبد الغنی انچارج نارتھ ویسٹرن ریلوے پاور ہوس فیروز پور چھاؤنی۔ گواہ شد:- نبی بخش احمدی ملازم ڈویژنل اکاؤنٹنٹ آفس این ڈبلیو ریلوے فیروز پور چھاؤنی۔ گواہ شد:- محمد عبد اللہ کلرک آرسنل فیروز پور ۲ جنوری ۱۹۳۰